

يَا اللَّهُ مَدِّدْ

فَلَا تَغْلِبُوا فِيهِمْ أَنْفُسَكُمْ

ہیں تم ان مسکوں میں اپنے آپ کو غلبہ نہ کرو

مستحکم

عبادت یا شرارت؟

افادات

شہید اہل سنت

حضرت علامہ عبد الغفور ندیم شہید

جمع و ترتیب مولانا ابوشمس الرحمن



فلا تظلموا فیہن انفسکم
پس تم ان مہینوں میں اپنے آپ پر ظلم نہ کرو

ما تم عبادت یا شرارت؟

افادات

حضرت مولانا عبدالغفور ندیم شہیدؒ

جمع و ترتیب

مولانا ابوالشمس

خطبة:

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من
لا نبي بعده. وعلى اله واصحابه الذين اوفوا وعهده. ونشهد
ان لا اله الا الله وحده، لا شريك له في الخلق والامر.
ونشهد ان سيدنا وسندنا وحيينا ونبينا ومولانا محمدا عبده
ورسوله.

المبعوث الى الاسود والا حمر لتتميم مكارم
الاخلاق. لا يخلق نبي ولا رسول بعده ولا امة بعد امته ولا
شريعة بعد شريعة، ولا كتاب بعد كتابه.

وصل الله تعالى على خير خلقه محمد وعلى
آله واصحابه الذين هم خلاصة العرب العرباء وخير الخلائق
بعد الانبياء.

اما بعد!

فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم. بسم الله الرحمن
الرحيم. فلا تظلموا فيهنّ انفسكم. صدق الله العظيم.
وصدق رسوله النبي الامي الكريم. ونحن على ذالك لمن

الشاہدین والشاکرین . الحمد للہ رب العالمین .

مقام نبی تو مقام نبی ہے صحابہ کی خاطر بھی ہم جان دیں گے
لیئے پھر رہے ہیں ہتھیلی پہ سر کو امانت ہے ان کی بعد شان دیں گے

تمہید:

حضرات علماء کرام ، دوستو، بزرگو، عزیز ساتھیو! ملت

اسلامیہ کے عظیم فرزند و اور علاقہ فیض آباد ٹھل حمزہ کے مسلمان بھائیو:

وقت بہت مختصر ہے دس محرم کا دن ہے یہ محرم کا مہینہ بہت

سارے عنوانات پر بولنے کا تقاضہ کرتا ہے لیکن وقت کی قلت کی وجہ سے اس
حوالے سے چند ضروری باتیں عرض کر کے اجازت چاہوں گا۔

اللہ رب العزت مجھے سچ بیان کرنے کی توفیق عطا

فرمائے اور اس کے بعد پھر ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین)

لوگ عوام بھی اور بعض خواص بھی سیاستدان بھی اور

حکمران بھی بعض اوقات ہمیں مورد الزام ٹھہراتے ہیں یہ لوگ فرقہ پرور ہیں،

انتہا پسند ہیں، دہشت گرد ہیں، قانون شکن ہیں اور نہ جانے اور کیا کیا کہتے

رہتے ہیں۔ لیکن الحمد للہ اعتراضات کی بوچھاڑ کرنے والے الزام لگانے والے جب بالمشافہ ہماری بات سنتے ہیں تو کہہ اٹھتے ہیں کہ آپ کا موقف سچ ہے مجھے آج تک کوئی آدمی ایسا نہیں ملا جس نے ہمارا موقف، مشن سننے کے بعد یہ کہا ہو کہ آپ غلط کہتے ہیں بلکہ یہ کہتے ہیں کہ آپ کا یہ موقف بالکل سچ ہے۔ بلکہ ایک علاقے کا ڈی ایس پی (DSP) ہمیں ملا وہ کہنے لگا کہ آپ گرفتاریوں، ہتھکڑیوں، جیلوں، مصائب اور آلام سے نہ گھبرائیں آپ کا مشن حق ہے آپ اس پر چلتے رہیں کبھی نہ کبھی کامیابی ضرور مل جائے گی۔ اس لیے کہ ہماری گفتگو، ہماری بات، ہمارا نصب العین، ہمارا منشور، ہمارا مشن عین قرآن و سنت کے مطابق ہے، میری آج کی گفتگو اس آیت کے حوالے سے ہوگی جو میں نے تمہید میں تلاوت کی ہے آپ کو اندازہ ہوگا کہ ہمارے موقف اور مشن کی سچائی قرآن پاک سے ثابت ہے۔

محرم کی میٹنگ کیوں ہوتی ہے؟:

یہ محرم کا مہینہ ہے دوسرے مہینوں کی طرح یہ بھی ۲۹ یا ۳۰ دن کا ہوتا ہے لیکن بد قسمتی ہے کہ دس دن کے بعد یہاں پاکستان میں محرم ختم ہو جاتا ہے محرم کے آنے سے پہلے حکومت مختلف مکاتب فکر کے علماء کو بلا کر میٹنگ کرتی ہے کہ ذرا خیال کرنا محرم آ رہا ہے۔

محرم کا مہینہ آنے والا ہے یہ کسی طرح یقے سے امن سے گزر جائے پیار سے گزر جائے احترام سے گزر جائے بھائی چارہ قائم کرو، اتحاد و یگانگت کی فضا قائم کرو، کوئی اختلاف والی بات نہ کرو، کوئی فتنہ اور فساد والی بات نہ ہو، امن سے، احترام سے، ادب سے، اس مہینے کو گزار لو، لیکن یہ ساری میٹنگیں، یہ سارے پروگرام، محرم کے احترام کے لئے نہیں ہوتے یہ ان کے احترام کے لئے ہوتے ہیں جنہوں نے محرم کے احترام کو پامال کرنا ہوتا ہے، یہ سارا احترام ان کے لئے ہے محرم سے کوئی عقیدت نہیں۔

حرمت والے مہینے کتنے ہیں؟

ورنہ احترام والا مہینہ صرف محرم نہیں چار مہینے حرمت والے ہیں۔ قرآن پاک نے بتایا ”اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ، مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ“ اللہ نے قرآن پاک میں فرمایا مہینے بارہ (۱۲) ہیں اور ان میں سے چار (۴) اللہ نے فرمایا حرمت والے ہیں ایک نہیں چار ذی قعد، ادب والا حرمت والا مہینہ ہے۔ ذی الحج ادب والا، حرمت والا ہے۔ محرم، ادب والا حرمت والا تعظیم والا مہینہ ہے۔ رجب، عزت والا حرمت والا مہینہ ہے۔ تو حرمت والے، عزت والے، تعظیم والے، ادب والے مہینے کتنے ہیں؟

چار (۴)۔

تو رجب سے پہلے میٹنگ کیوں نہیں ہوتی؟ کہ اس کو احترام سے گزارنا ہے، ذیقعد سے پہلے میٹنگ کیوں نہیں ہوتی کہ ذرا اس مہینے کا خیال کرنا حرمت والا مہینہ ہے۔ ذی الحج سے پہلے میٹنگ کیوں نہیں ہوتی کہ احترام و ادب والا مہینہ آرہا ہے ذرا خیال کرنا بھائی چارہ قائم رکھنا، صرف محرم سے پہلے کیوں ہوتا ہے؟

اگر تو مہینے کی فکر ہے تو پھر ذیقعد کی فکر بھی ہونی چاہیے پھر ذی الحج کی فکر بھی ہونی چاہیے پھر رجب کی فکر بھی ہونی چاہیے، ان تینوں مہینوں کی کوئی فکر نہیں ایک محرم کی فکر ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ فکر مہینے کی نہیں، فکر ان کی ہے جنہوں نے اس مہینے کی حرمت کو پامال کرنا ہے۔

قرآن نے چار مہینے حرمت والے بتائے چونکہ اس وقت ہمارے سامنے محرم ہے تو بات محرم کی ہی ہوگی۔ محرم کا مہینہ حرمت والا ہے، محرم کا مہینہ عزت والا ہے اور یہ کب سے ہے؟

محرم کی حرمت کب سے ہے؟

دس محرم کو شہید کر بلا، نواسہ رسول ﷺ، جگر گوشہ بتول، سیدنا حسنؑ کی شہادت ہوئی تو لوگوں نے سمجھنا شروع کر دیا کہ اس مہینے کی بزرگی

شہادت حسینؑ کی وجہ سے ہے۔ عوام الناس نے یہ سمجھنا شروع کر دیا کہ محرم کی حرمت شہید کربلا کی وجہ سے ہے عوام نے یہ سمجھنا شروع کر دیا کہ اس مہینے کا احترام، حرمت، عظمت، واقعہ کربلا کی وجہ سے ہے۔ اللہ نے قرآن پاک میں آج سے ساڑھے چودہ سو سال پہلے بتا دیا تھا اللہ نے ان مہینوں کے بارے میں بتا دیا تھا کہ اثنا عشر شہراً فی کتاب اللہ بارہ مہینے ہیں سال کے اور پھر فرمایا منہا اربعۃ حرم اس سے پہلے کہا یوم خلق السموات والارض، ان مہینوں کی حرمت، احترام محرم یہ واقعہ کربلا کی وجہ سے نہیں شہادت حسینؑ کی وجہ سے نہیں، سانحہ کربلا کی وجہ سے نہیں، اللہ نے فرمایا یوم خلق السموات والارض جب میں نے آسمان وزمین پیدا کیے تھے اس وقت سے یہ بارہ مہینے بھی چلے آرہے ہیں اس وقت سے حرمت والے بھی چار مہینے چلے آرہے ہیں۔ تو محرم کا احترام بھی اس وقت سے ہے جب اللہ نے آسمان وزمین کو پیدا کیا تھا۔ تم نے سمجھ لیا کہ محرم میں شہادت حسینؑ کا واقعہ ہو گیا تو مہینہ محرم کا حرمت والا بن گیا، پہلے سے حرمت والا ہے، تو جب پہلے سے حرمت والا ہے تو اللہ نے اس کی حرمت بھی بتا دی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی حرمت بھی بتا دی، اس کا احترام بھی بتا دیا، اس کی تعظیم کا تقاضہ بھی بتا دیا، اس کے احترام کے آداب بھی بتا دیئے، آداب کا

طریقہ سلیقہ بھی بتا دیا رسول اللہ ﷺ نے۔

محرم کی حرمت قبل از اسلام بھی مسلم تھی:

رسول اللہ ﷺ کی آمد سے پہلے یہ مہینہ اتنا احترام والا تھا،

اتنا ادب والا تھا، کہ اسلام کی آمد سے پہلے مشرکین عرب جن کے درمیان چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائیاں ہوا کرتی تھیں معمولی معمولی بات پر جنگیں چھڑ جاتی تھیں۔ چھوٹی سی بات پر ایک جنگ چھڑ گئی، ایک آدمی کی مرغی کے بچے نے پڑوسی کے کھیت میں جا کر کچھ چر لیا، مرغی کا بچہ پڑوسی کے کھیت میں چلا گیا اور اس کھیت میں سے کچھ کھا لیا، اب یہ مرغی کا بچہ کتنا کھائیگا؟ اس کھیت والے کو غصہ آیا اس نے پتھر اٹھایا مرغی کے بچے کو مار دیا، اب جس کا یہ بچہ تھا وہ تلوار لے کے آیا اس نے اس بندے کو مار دیا جس نے مرغی کے بچے کو مارا تھا، اب اس کا قبیلہ، قوم آگئی انہوں نے اس کو مار دیا، ادھر سے بھی لوگ آگئے ادھر سے بھی لوگ آگئے دونوں فریقوں میں، دونوں قبیلوں میں جنگ شروع، مرغی کے بچے پر، اور یہ جنگ پھر چلی چالیس سال، چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائیاں لیکن محرم کا احترام، رجب کا، ذیقعد، ذی الحج کا احترام اتنا پیش نظر تھا کہ دنیا کی ہر برائی اس قوم اور قبیلوں میں موجود تھی لیکن جب یہ حرمت والے مہینے شروع ہو جاتے تو اپنی وہ جدی پشتی لڑائیوں کو چھوڑ دیتے

تھے، کہتے تھے حرمت والا مہینہ آگیا ہے، ادب والا مہینہ آگیا ہے، ادب والا،
تعظیم والا مہینہ آگیا ہے اس لیے اب لڑائی ختم، اب جنگ موقوف، اس مہینے
میں صبر سے کام لو، اس مہینے میں کوئی لڑائی، کوئی جنگ، کوئی فساد نہ کرو۔

محرم کا احترام بعد از اسلام:

حضور اکرم ﷺ سے پہلے بھی اس مہینے کا احترام تھا اور
حضور اکرم ﷺ جب تشریف لے آئے آپ ﷺ نے بھی اس مہینے کا احترام
ملاحظہ رکھا اور فرمایا کہ اب بھی اسی طرح احترام ہے، مت کسی کو کچھ کہو اس
مہینے میں، نہ خود کو کچھ کہو نہ کسی اور کو کچھ کہو۔ ادب سے گزارو، ہاں آپ ﷺ
نے یہ فرمایا اگر کوئی کافر آپ پر حملہ کر دے حرمت والے مہینے میں، محرم کے
مہینے میں، تو پھر آسرا نہیں کرنا کہ جی حرمت والا مہینہ ہے پھر پٹے رہو، پھر پٹنا
نہیں اگر حملہ ہو جائے تو پھر جوابی کارروائی کرنی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے احترام بتایا محرم کا، اللہ نے بھی بتایا
قرآن میں، رسول اللہ ﷺ نے بھی بتایا احادیث موجود ہیں اور ہمارا عمل یا تو
قرآن پہ ہونا چاہیے یا احادیث رسول اللہ ﷺ پر ہونا چاہیے۔

قرآن کہتا ہے مَا آتَاكُم الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا
نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا نَبِي تَمْهِيْنَ جَوْ كَچھ دے وہ لے لو، جس سے روک دے

رک جاؤ۔ یہی موقف سارے مسلمانوں کا ہونا چاہیے، ہم سب کا یہی موقف ہے کہ ہم اللہ کے قرآن کو بھی، رسول اللہ ﷺ کے فرمان کو بھی مانتے ہیں۔

محرم کا احترام کیا ہے؟

حضور اکرم ﷺ نے بھی احترام بتایا اللہ نے بھی بتایا۔

ایک تو احترام یہ ہے کہ ان مہینوں میں لڑائی، فساد، دنگا، جنگ مت کرو۔ پھر ایک بات اللہ نے یہ بتائی فرمایا ”فلا تظلموا فیہن انفسکم“ نہ ظلم کرو ان مہینوں میں اپنے آپ پر قرآن ہے یا نہیں؟ ہے۔

یہ سپاہ صحابہؓ کی بات نہیں یہ قرآن کی بات ہے اللہ نے کہا

فلا تظلموا فیہن انفسکم محرم کے اس مہینے میں اپنے آپ پہ آپ پہ ظلم نہ کرو۔ توجہ کریں.....

محرم میں اپنے آپ پہ ظلم؟ نہ کرو، اپنی جان پر ظلم نہ کرو،

اس لیے کہ یہ جان ہماری نہیں ہے، یہ امانت ہے اللہ کی..... یہ ہماری جان

کس کی امانت ہے؟ اللہ کی..... تو جب اس کی امانت ہے..... جو اس پر ظلم

کریگا اس کو نقصان پہنچائے گا اس پر جبر کریگا وہ اللہ کی امانت میں خیانت کر

کے بے ایمان بن رہا ہے..... لوگ کہتے ہیں نا جو کسی کی امانت میں خیانت

کرے..... کہتے ہیں بڑا بے ایمان ہے..... کہتے ہیں نہیں کہتے؟ کہتے

ہیں..... جو میری امانت میں خیانت کرے میں اسے بے ایمان کہتا ہوں..... جو آپ کی امانت میں خیانت کرے آپ اسے بے ایمان کہتے ہیں..... جو اللہ کی امانت میں خیانت کرے وہ ایمان والا ہے؟ نہیں..... وہ تو بہت بڑا بے ایمان ہے کہ عام مخلوق کی نہیں اللہ کی امانت میں خیانت کر رہا ہے جو مخلوق کی امانت میں خیانت کرے وہ بھی بے ایمان ہے جو اللہ کی امانت میں خیانت کرے وہ سب سے بڑا بے ایمان ہے..... وہ سب سے بڑا بے ایمان ہے.....

قرآن کا حکم اپنی جان پر ظلم نہ کرو:

رب نے کہا فلا تظلموا فیہن انفسکم اپنی جان پر ظلم، زیادتی نہ کرو ان مہینوں میں..... ظلم اور زیادتی تو کسی مہینے میں نہیں کرنا..... اپنی جان پہ نقصان اپنی جان پہ ظلم کسی مہینے میں بھی نہیں کرنا لیکن یہ مہینہ چونکہ احترام والا ہے..... اس کی شان الگ ہے..... اس کا مقام الگ ہے..... یہ ممتاز ہے دوسرے مہینوں میں اپنے آپ پہ ظلم نہ کرو لیکن انہوں نے کہا کہ ہم نے اسی مہینے میں کرنا ہے اسی میں..... رب نے اس کا نام لیا فیہن اس مہینے میں زیادہ احتیاط..... انہوں نے کہا ہم اس مہینے میں زیادہ ظلم کریں گے اپنے آپ پر..... زیادہ نقصان پہنچائیں گے اپنی جان کو اللہ نے

منع کیا انہوں نے کہا نہیں ہم اس کی خلاف ورزی کریں گے..... قرآن کو ویسے نہیں مانتے تو قرآن ہی یہ کہہ رہا ہے..... فلا تظلموا فیہن انفسکم اپنے نفسوں پر اپنی جان پر ظلم نہ کرو.....

اپنے آپ پر ظلم کیا ہے؟:

یہ اپنی جان پر ظلم کیا ہے..... میں اس کا ترجمہ کروں تو کوئی کہے گا جی یہ تو اپنے حساب سے ترجمہ کر رہے ہیں..... تو ہم اس کا ترجمہ بھی قرآن سے پوچھ لیں؟..... قرآن کہہ رہا ہے۔ فلا تظلموا فیہن انفسکم اپنے آپ پر اس مہینے میں ظلم نہ کرو..... تو اپنے آپ اپنے آپ پہ ظلم کیا ہے.....؟ ایک تو آپ قرآن پاک پڑھتے رہتے ہیں..... ان الشرک لظلم عظیم شرک بہت بڑا ظلم ہے..... اور ایک دوسری جگہ پر اللہ رب العزت نے اس اپنی جان پر ظلم کی وضاحت کی..... موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر چلے گئے اللہ نے بلایا..... کوہ طور پر گئے پیچھے حضرت ہارون علیہ السلام کو چھوڑ کر گئے..... موسیٰ علیہ السلام کے جانے کے بعد سامری نے ایک کچھڑا بنا دیا اور قوم سے کہا..... یہ تمہارا مولیٰ ہے..... یہ تمہارا مولیٰ مشکل کشا ہے..... یہ تمہارا حاجت روا ہے..... اس کو پوجو..... سامری نے کہا اس جانور کو پوجو..... کس کو.....؟ جانور کو..... قوم نے جانور کی پوجا شروع کر دی

موسیٰ علیہ السلام واپس آئے..... دیکھا کہ قوم جانور کی پوجا کر رہی ہے..... جانور کو مولیٰ مشکل کشا کہہ رہی ہے..... تو موسیٰ علیہ السلام نے ڈانٹا اپنی قوم کو..... یہ کیا کر رہے ہو؟ شرم نہیں آتی..... تمہیں پیدا اللہ نے کیا..... تمہیں جوانی اللہ نے دی تمہیں زندگی اللہ نے دی..... تمہیں ہاتھ پاؤں اللہ نے دیئے..... ناک، کان آنکھیں اللہ نے دیں..... دنیا جہان کی نعمتیں تمہیں اللہ نے دی ہیں اور تم پوجتے ہو جانور کو..... شرم نہیں آتی ڈانٹا قوم کو..... تو ڈانٹتے ہوئے موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے ایک بات کہی فرمایا

یا قوم انکم ظلمتم انفسکم اپنی جان پہ ظلم کا مطلب انکم ظلمتم انفسکم..... موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا میری قوم کے لوگو تم نے اپنے آپ پہ ظلم کیا ہے..... یہ قرآن ہے کہ نہیں؟ ہے قرآن کہتا ہے موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم سے خطاب کر رہے ہیں..... کہ تم نے اپنے آپ پہ ظلم کیا ہے..... موسیٰ علیہ السلام! کیا ظلم کیا ہے ہم نے..... بات خاذکم العجل..... تم نے جو جانور کی پوجا کی ہے یہی تو ظلم ہے..... جانور کی جو تم نے پوجا کی ہے اسی کا نام تو ظلم ہے..... یہی اپنی جان پر ظلم ہے..... یہی اپنے نفس پہ ظلم ہے..... یہی اپنی جان پر جبر ہے کہ تم نے جانور کی پوجا کی ہے..... کس کی پوجا کی ہے؟ جانور کی..... قوم نے کہا اچھا یہ واقعی جرم ہے

..... نافرمانی ہے اللہ کی..... فرمایا ہاں جرم نہیں تو اور کیا ہے..... بہت بڑا گناہ
کیے بیٹھے ہو..... تو قوم کہنے لگی کہ اب کیا کریں اب تو ہو گیا..... اب تو یہ گناہ
ہو گیا اب کیا کریں..... فرمایا اللہ سے توبہ کرو..... فتوبوا الی بارئکم.....
جانور کے پجاریوں کو موسیٰ علیہ السلام نے کہا توبہ کرو..... چلیں جی توبہ کرتے
ہیں کیسے توبہ کریں..... فرمایا فاقتلو انفسکم..... چونکہ ظلمتم
انفسکم..... اس لیے فاقتلو انفسکم..... چونکہ اپنے آپ پہ تم نے ظلم
کیا ہے جانور کی پوجا کر کے اس لئے توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ تم اپنے آپ کو
مارو..... فاقتلو انفسکم..... مارو اپنے آپ کو.....

اپنے آپ کو مارے والا یہودی ہے:

یہ حکم اللہ نے مسلمانوں کو نہیں دیا تھا۔ یہودیوں کو دیا
تھا..... یہ حکم کس کے لئے تھا؟ بولو..... بولو..... یہودیوں کے
لئے..... اپنے آپ کو مارو یہ حکم کس کے لئے تھا؟ یہودیوں کے لئے.....
مسلمانوں سے کہا گیا تھا..... فلا تظلمو نیھن انفسکم..... تم اپنے آپ کو نہ مارو
..... یہودیوں سے کہا تم اپنے آپ کو مارو..... تو جو اپنے آپ کو مارتا ہے وہ
کون ہے؟..... یہودی..... اور جو اپنے آپ کو نہیں مارتا ہے وہ کون
ہے؟..... مسلمان..... مفتیوں کے فتوؤں کو چھوڑو قرآن سے پوچھو..... وہ

کس کو مسلمان کہتا ہے کس کو کافر کہتا ہے..... نعرہ تکبیر..... اللہ اکبر.....

جیسا جرم ویسی سزا:

یہودیوں سے کہا گیا فاقتلو انفسکم..... اپنے آپ کو مارو..... یہ تمہاری توبہ کا طریقہ ہے..... یہ کیسا طریقہ ہے؟ فرمایا جیسا گناہ ہے ویسی توبہ ہے..... ماشاء اللہ۔

جانور کا پجاری جب بھی جانور کی پوجا کریگا اس کو ایسی سزا ملے گی..... قرآن نے کہا..... آج کی بات نہیں کر رہا قرآن کی بات کر رہا ہوں..... یہودیوں کی بات کر رہا ہوں..... رب نے کہا جیسا جرم ویسی سزا..... توبہ کروائی اللہ نے..... قرآن نے کہا قتال علیکم انہ ہو التواب الرحیم..... اللہ نے ان کی توبہ کو قبول کر لیا..... حضرات علما بیٹھے ہیں اس اپنے آپ کو مارنے میں..... قتل میں..... ستر ہزار یہودی قتل ہو گئے..... ستر ہزار قتل ہو گئے تو اللہ نے کہ اب بس کرو..... اب نہ مارو..... اب اپنے آپ کو نہ مارو..... تمہاری توبہ قبول ہو گئی..... انہوں نے بس کر دی..... اب اس کے بعد پھر نہیں مارا اپنے آپ کو..... اس کے بعد پھر اپنے آپ پہ ظلم جبر نہیں کیا..... توبہ جو قبول ہو گئی تو جن کی توبہ قبول ہو گئی انہوں نے اپنے آپ کو مارنا بند کر دیا..... اور جن کی نہیں ہوئی وہ اب تک لگے پڑے ہیں.....

ہم ان کے خیر خواہ ہیں:

ان کی توبہ تو قبول ہو گئی انہوں نے توبہ کی تھی..... یہ توبہ کریں گے تو ان کی بھی قبول ہو جائے گی..... لیکن کریں کیوں؟ یہ تو کہتے ہیں عبادت ہے..... یہ کیا کہتے ہیں عبادت ہے..... جو سمجھے گا میں گناہ کر رہا ہوں پھر توبہ کرے گا نا! جب سمجھے میں عبادت کر رہا ہوں..... نیکی کر رہا ہوں تو نیکی سے توبہ کیوں کرے گا..... تو جب تک توبہ نہیں کریگا تب تک سزا بھی باقی رہے گی..... ہم ان کے خیر خواہ ہیں ہم کہتے ہیں ان بچاروں کو پابند کر دو..... ان کو کہو نہ مارو اپنے آپ کو..... نہ کوٹو اپنے آپ کو..... نہ اپنے آپ کا لہو بہاؤ..... کیوں ایسا کرتے ہو؟ کیوں اپنی جان کو نقصان پہنچاتے ہو؟ ہم کہتے ہیں بابا بند کر دو..... وہ کہتے ہیں کون ہے بند کرنے والا..... ہم یہ کام کریں گے لیکن ترتیب انہوں نے تھوڑی سی تبدیل کر دی ہے.....

ہمیں خدمت کا موقع اگر ملا تو؟:

ہمارے بارے میں کہتے ہیں جی یہ یزیدی ہیں..... ہم حسینی ہیں..... اپنے آپ کو کہتے ہیں حسینی اور ہمیں کیا کہتے ہیں؟..... یزیدی..... تو اگر تم حسینی ہو ہم یزیدی ہیں..... تو حسین کو تو یزیدیوں نے مارا تھا؟ تم اپنے آپ یزیدی بھی تم بنے ہوئے ہو اور حسینی بھی

تم بنے ہوئے ہو.....؟ تو جن کو تم یزیدی کہتے ہو انہی کو موقع دونا
.....حسینیوں کو جب یزیدیوں نے مارا تھا..... تو اب بھی تمہارے بقول
یزیدی موجود ہیں..... پھر ان کو خدمت کا موقع دو..... پھر انشاء اللہ ایک ہی
سال میں قصہ تمام ہو جائیگا.....۔

تو اللہ فرمایا مسلمانوں کو..... یہودیوں کو تو اللہ نے یہ کہا تھا شاباش مارو اپنے
آپ کو..... مسلمانوں سے کہا تھا کہ نہیں وہ نہ ماریں اپنے آپ کو تم ان کو
مارو..... وقاتلو المشرکین کافہ..... آج قرآن کی اس آیت پر ہی
بات ہوگی انشاء اللہ..... ادھر ادھر ہمیں جانے کی ضرورت ہی کیا ہے جب
قرآن ہی سارے مسئلے حل کرتا ہے..... کیا ضرورت ہے ادھر ادھر جانے
کی..... وہ بھی تو کہتے ہیں نا کہ ہم قرآن کو مانتے ہیں..... کہتے ہیں نا؟ جب
مانتے ہیں تو مانیں..... ہم حاضر ہیں خدمت کے لئے..... ہم حاضر
ہیں..... روپیٹ کر تم نے پابندیاں لگوا دیں ہم پر..... جی مارتے ہیں.....۔

ایک اہم واقعہ:

جیل میں ایک آدمی سے بات ہوئی ہمارے ساتھ بند
تھا..... میں نے کہا یا تمہاری کتابوں میں لکھا ہوا ہے امام مہدی اس وقت
آیگا جب تین سو تیرہ کچے مسلمان ہونگے وہ اپنے آپ کو تو مسلمان کہتے ہی

ہیں نا..... تو اپنے بارے میں انہوں نے لکھا جب تین سو تیرہ (۳۱۳) پکے شیعہ ہونگے تو امام مہدی آئیں گے..... تو میں نے کہا ابھی تک پوری دنیا میں تم تین سو تیرہ بھی پورے نہیں ہوئے دعویٰ کرتے ہو بڑے بڑے..... تم تو ابھی تک ۳۱۳ ہی نہیں ہو تم سے تو دوسری اقلیتیں بھی زیادہ ہیں..... کہنے لگا ندیم صاحب بات یہ نہیں ہے بات یہ ہے ہم لوگ کم ہو ہو کر تین سو تیرہ جب رہ جائیں گے..... ابھی تو تعداد ہماری بہت ہے جب کم ہو کر تین سو تیرہ رہ جائیں گے پھر امام مہدی آجائیں گے.....

ایک ہم نکتہ:

میں نے کہا پھر تو تمہیں دعائیں دینی چاہیں لشکر والوں کو کہ وہ تمہاری تعداد کم کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں..... تو تم ان کے بھی خلاف ہو وہ تمہارے محسن ہیں..... ان کا تو احسان مانو تم پریشان ہو دعائیں مانگتے ہو امام مہدی آجائیں..... بارہواں امام آجائے..... ہم پٹ رہے ہیں..... ہم رو رہے ہیں..... ہم خوار ہو رہے ہیں..... امام کو آنا چاہیے وہ آئیں رہا اس لیے نہیں آتا کہ تم تین سو تیرہ نہیں ہو..... اور اگر کم ہو ہو کر تم تین سو تیرہ بننا ہے اور پھر امام مہدی نے آنا ہے..... پھر تمہیں کم کرنے کے لیے جو لوگ محنت اور کوشش کر رہے ہیں جو جدوجہد کر رہے ہیں ان کو سلام

پیش کرو ان کو محسن مانو اس لیے کہ وہ کام کر کے تمہیں کم کریں گے تو امام مہدی آئیگا..... تو تمہارے مسئلے حل ہونگے..... نعرہ تکبیر..... اللہ اکبر.....

ما تم عبادت یا شرارت:

خداوند عالم نے جو سزا تجویز کی وہ سزا تھی معافی مانگنے پر..... اور معافی کا طریقہ اللہ نے بتایا اس طریقے سے معافی مانگو..... انہوں نے مانگ لی انہوں نے نہیں مانگی..... یہ تو بڑے ہٹ دھرم ہیں..... ان سے جب کہو بھائی کیا کرتے ہو..... خود کو مارتے ہو..... خود کو نقصان پہنچاتے ہو..... خدا کا خوف کرو کہتے ہیں جی..... یہ تو ہماری عبادت ہے تو ہم کہتے ہیں پھر نماز ہماری عبادت ہے تلاوت کلام پاک ہماری عبادت ہے تو پھر ہم بھی ایسا کرتے ہیں..... ہم ظہر کی نماز..... عصر کی نماز روڈ پر پڑھتے ہیں چوک جام کر کے..... شاہراہیں جام کر کے ہم نماز پڑھتے ہیں ہمیں بھی اجازت دی جائے..... کیونکہ ما تم ان کی عبادت ہے تم اس کی اجازت روڈ پہ دے رہے ہو تو پھر انصاف کا تقاضہ یہ ہے ہمیں بھی اجازت دو ہم بھی روڈ پہ جا کر جمعہ پڑھیں گے..... ہم بھی چوک جام کر کے ملک کی شاہراہوں کو جام کر کے..... جمعے مسجد میں نہیں روڈ پہ پڑھا کریں گے..... اب حکومت کہتی ہے نہیں جی نہیں یہ تو نہیں ہو سکتا ہے..... تمہاری مسجد موجود ہے مسجد کے اندر

جمعہ پڑھنا چاہیے..... مسجد میں نماز پڑھنی چاہیے..... اگر ہماری مسجد موجود ہے تو ان کے باڑے بھی تو موجود ہیں..... ہر مذہب کے لوگوں کے لیے ان کی عبادت گاہ موجود ہے..... اگر ہندو اپنے مندر میں عبادت کرتا ہے..... عیسائی اپنے گرجے میں عبادت کرتا ہے..... یہودی اپنے کلیسا میں عبادت کرتا ہے..... مجوسی اپنے آتش کدہ میں عبادت کرتا ہے..... مسلمان اپنی مسجد میں عبادت کرتا ہے..... تو پھر ان میں کیا امتیاز ہے ان کو تم نے روڈ پر عبادت کرنے کی اجازت دے دی ہے..... اگر ان کو اجازت ہے تو پھر سب کو اجازت دے دو.....

ہمارا مطالبہ:

اور اگر سب کو اجازت نہیں دے سکتے تو پھر یاد رکھو ہمارا مطالبہ ہے تمام اہلسنت برادری کا..... روکو ان کو..... پابند کرو ان کو..... اور اگر تم انہیں پابند نہیں کرتے تو ہمیں پابند کرنا آتا ہے..... نعرہ تکبیر..... اللہ اکبر..... ہمیں پابند کرنا..... آتا ہے..... ہم تو دیکھ رہے ہیں قانون کی طرف..... ہم تو دیکھ رہے ہیں حکومت کی طرف..... ہم تو دیکھ رہے ہیں انتظامیہ کی طرف..... کہ وہ عقل کے ناخن لے لے اور اس غیر قانونی..... غیر مذہبی..... اس سیاسی سرگرمی کو بند کرے اور اگر حکومت نے اپنا فرض ادا نہ کیا تو انشاء اللہ

اہلسنت والجماعت کے کارکن پھر اپنا فرض ادا کریں گے اور دنیا کو بتائیں گے ان بدمعاشوں کیسے روکا جاتا ہے..... روکنا چاہیے یا نہیں..... روکنا چاہیے..... روکنا چاہیے..... یا ہم کہتے ہیں ہمیں بھی نکلنے دو.....

اسلامی تعلیمات کیا ہیں؟

ہم اسلامی تعلیمات پر عمل کے پابند ہیں شریعت مصطفویٰ یہ کہتی ہے آپ اگر قرآن پاک کی تلاوت کر رہے ہیں آپ کے برابر میں کوئی شخص نیند میں ہے..... سویا ہوا ہے..... تو آپ قرآن کی تلاوت میں آواز آہستہ رکھو کہ اس کی نیند میں خلل نہ آئے..... اگر اس کی نیند میں خلل آئے گا تو اس کو تکلیف ہوگی..... قرآن بلند آواز سے پڑھنے سے روکا جا رہا ہے..... کہ کسی کو تکلیف ہوگی..... آپ مسجد میں نماز پڑھنے آتے ہیں..... نماز راس العبادات ہے..... تمام عبادات کی سردار ہے..... لیکن حکم یہ ہے کہ کچا لہسن کھا کے مسجد میں نہ آؤ..... کچا پیاز کھا کے مسجد میں نہ آؤ اس سے برابر کے نمازیوں کو تکلیف ہوگی..... نماز عبادت ہے کوئی شک نہیں..... افضل عبادت ہے..... جس میں سب متفق ہیں..... شیعہ بھی اس کو عبادت مانتا ہے..... مسلمان بھی اسے عبادت مانتا ہے..... بریلوی بھی عبادت مانتا ہے..... اہلحدیث بھی عبادت مانتا ہے..... تمام مکاتب فکر مانتے ہیں نماز

عبادت ہے لیکن حکم یہ ہے کہ جب نماز کے لئے مسجد میں آؤ تو ایسے گندے کپڑے پہن کر مسجد میں نہ آؤ جس سے دوسرے نمازی کو تکلیف ہو..... پیاز کھا کے نہ آؤ جس سے نمازی کو تکلیف ہو..... کچا لہسن کھا کے نہ آؤ جس سے پڑوسی نمازی کو تکلیف ہو..... نماز سے اللہ روک رہا ہے یعنی ایسی نماز پڑھنے کی اجازت نہیں کہ جس نماز سے کسی کو تکلیف پہنچے..... تو جب نماز جیسی سردار عبادت کی اجازت نہیں ہے جس سے پڑوسی کو تکلیف ہوتی ہے..... تو یہ ماتم کی اجازت کس نے دے دی ہے..... جس سے پورے ملک کی قوم کو تکلیف پہنچ رہی ہے..... حکمرانوں کو تکلیف..... عوام کو تکلیف..... خواص کو تکلیف..... پورے ملک کی مشینری جام کر کے پورے ملک کو تکلیف دی جا رہی ہے..... اگر تکلیف کی وجہ سے نماز کی اجازت نہیں..... تلاوت کی اجازت نہیں..... تو تکلیف پہنچنے کی وجہ سے اس جلوس کی بھی اجازت نہیں دی جاسکتی..... ہونی چاہیے؟ نہیں۔

مذہب کی آڑ میں سیاسی قوت کا مظاہرہ:

یہ مذہبی جلوس نہیں ہے یہ سیاسی قوت کا مظاہرہ ہے..... نام دے رکھا ہے مذہب کا..... نام دے رکھا ہے عبادت کا..... عبادت ہے جی..... دنیا کے کسی مذہب میں ایسی چیز کو عبادت نہیں کہا گیا..... یہ اصل میں

عبادت ہے ان کے دماغوں میں کیوں ڈال دیا گیا ہے؟..... اس لیے کہ انہوں نے ابھی تک توبہ جو نہیں کی..... جنہوں نے توبہ کی تھی احساس ہو گیا تھا..... وہ ستر ہزار مر کے اس عمل سے رک گئے..... انہیں ابھی تک احساس بھی نہیں ہوا یہ عبادت کہے جا رہے ہیں..... اس لیے جب تک جرم باقی رہے گا سزا بھی باقی رہے گی..... جرم سے توبہ کرینگے تو جان بخشی ہوگی.....

شیعہ کا غلط خیال:

ذرا پوچھو ان سے یا یہ تم کیا کرتے ہو؟ خود کو کیوں مارتے ہو..... کیوں نقصان پہنچاتے ہو..... کیوں اپنا خون بہاتے ہو..... تو کہتے ہیں یہی خون بہانا تو ہمارے حق ہونے کی دلیل ہے..... یہی تو ہماری سچائی کی دلیل ہے..... بھائی وہ کیسے؟ کہتے ہیں آپ کو کبھی بھی چاقو لگ جائے..... بلیڈ سے آپ زخمی ہو جائیں..... چھری لگ جائے تلوار لگ جائے..... تو وہ زخم چھ مہینے تک بھرتا ہی نہیں..... اس کی یہ تکلیف ہے تمہیں کوئی زخم لگتا ہے تو اس کی تکلیف سال سال تک رہتی ہے اور ہمارے زخم دیکھو دس محرم کو زخم لگتے ہیں گیارہ بارہ کو ٹھیک ہو جاتے ہیں..... یہ ہماری صداقت کی دلیل ہے یہ ہمارے حق ہونے کی دلیل ہے..... ہمارے زخم دوسرے دن تیسرے دن ٹھیک ہو جاتے ہیں.....

اس کا جواب:

میں نے کہا پاگلو یہ تمہاری صداقت کی دلیل نہیں..... یہ اس لیے ہوتا ہے کہ آپ کا جرم بہت بڑا ہے..... اور اس جرم کی سزا تم نے بھگتنی ہے اور ہر سال بھگتنی ہے..... تا حیات بھگتنی ہے..... تو اب نئے سال کے لئے کہا تھا تم نے ہماری توبہ پچھلا زخم بھی ابھی لیے پھرتے ہیں تو اب ہم سے نہیں یہ کام ہوتا..... تم نے گھر جا کر بیٹھ جانا تھا تو اللہ کی مشیت کیا ہے گھر میں نہیں بیٹھنے دوں گا ہر سال تم نے یہ مار کٹائی کرنی ہے..... ہر سال تم نے اپنے آپ کو زخمی کرنا ہے..... چھٹی نام کی کوئی چیز نہیں..... اس لئے کہ تمہارا جرم اتنا بڑا ہے تمہیں کسی سال معافی نہیں مل سکتی اگر تمہارا زخم چھ مہینے، آٹھ مہینے یا سال تک باقی رہتا تم نے اگلے سال کے لئے چھٹی کر لینی تھی..... اللہ نے فرمایا میں تمہارے زخم دوسرے دن ٹھیک کر دوں گا تا کہ اگلے سال پھرتا رہو جاؤ..... یہ تو سزا ہے.....

جب تک جلوس بند نہیں ہونگے جانوں کا ضیاع ہوتا رہے گا:

میرے دوستوں..... یہ سزا جاری ہے اور ہم پھر لحاظ کرتے ہیں..... ہم کہتے ہیں یا کیا کر رہے ہو؟..... ہم حکومت سے بھی کہتے ہیں ان کو روک دو حکومت بھی نہیں روکتی..... پتہ ہے پچھلے سال پشاور

میں آٹھ پولیس افسران مارے گئے تھے..... اب تو روک دو..... اس سال اسی جگہ پر پھر دس مارے گئے ہم کہتے ہیں اب تو روک دو جب ہم کہتے ہیں ان کو روک دو تو وہ کہتے ہیں ان مولوی صاحب کو روک دو..... ان کو بند کر دو..... ان کو نظر بند کر دو..... ان کے پاس ضلع بندی کے آرڈر بھیج دو..... انہیں بند کر دو..... اہلسنت پر پابندی عائد کر دو..... کہ یہ لوگ روڈ سے گزر رہے ہیں ان کو کہو اپنے دروازے بند رکھیں..... ان کو بولو اپنے گھروں میں رہو..... اپنی چھت پر بھی نہ چڑھیں..... بالکونیوں پر کھڑے ہو کر بھی نہ دیکھیں..... ان کو جو چاہتے ہیں کرنے دو۔

حکومت خود بھی شیعوں کو مروانا چاہتی ہے:

تو میں انہی سے کہتا ہوں کہ تم اس سازش کو سمجھ جاؤ حکومت تمہیں مروانا چاہتی ہے..... ورنہ ہمار بھی ایک جلوس نکلا کرتا تھا ۲۲ جمادی الثانی کو..... حکومت نے ہمیں کہا خطرہ ہے..... تمہاری جانوں کا خطرہ ہے حالات ٹھیک نہیں ہیں..... بند کر دو انہوں نے بہت زیادہ پریشائز کیا ہم نے کہا چلو بند کر دیتے ہیں..... تو ہم نے بند کر دیا..... اس لیے کہ خطرات تھے..... ملکی حالات اجازت نہیں دیتے تھے..... لیکن ان کو بند نہیں کیا جاتا اس لیے کہ یہ ہر سال جو مرتے ہیں تو تعداد کم ہوتی چلی

جائے..... تین سو تیرہ جب ہو جائیں گے تو امام مہدی آجائیں گے فائدہ ہے ان کا..... حکومت اصل میں ان کو کم کرنا چاہتی ہے وہ بھی لشکر سے ملی ہوئی ہے کہ ان کو کم کر دو..... اس لیے میں انہی سے کہتا ہوں تم ہی سمجھ لو..... تم ہی اپنے عقل سے کام لے لو..... حکومت تمہیں مروانا چاہتی ہے..... کہ ہم پروانڈ کریں گے ہر طرح سے سیکورٹی تاکہ یہ لوگ اور زیادہ تیزی کے ساتھ اور زیادہ ہمت کے ساتھ اور زیادہ جرأت کے ساتھ..... اپنے آپ کو ماریں.....

پابندی کس پر لگنی چاہیے:

میرے دوستو..... اللہ رب العزت نے محرم کا احترام بتایا ہے تو جو اپنے آپ کو مارے وہ محرم کے احترام کو پامال کر رہا ہے..... اس لیے کہ اللہ نے منع کیا ہے مسلمانوں کو فلا تظلموا فیہن انفسکم اس مہینے میں اپنے آپ پر ظلم نہ کرو..... مطلب یہ ہے کہ جو اپنے آپ پہ ظلم کریگا وہ مہینے کا احترام پامال کریگا..... تو یہ تو مہینے کا احترام، حرمت، ادب، پامال کرتے ہیں..... اور تم میٹنگ بلاتے ہو کہ محرم کا احترام ملحوظ ہونا چاہیے..... تو جن کو احترام ملحوظ نہیں رکھنا ان کو پابند کرو، ان پر پابندیاں لگاؤ..... ان پر اگر پابندی نہیں لگاتے ہو تو پھر دوسروں پر پابندی لگانے کا فائدہ کوئی نہیں.....

متقی کون؟:

میرے دوستو..... اللہ رب العزت نے فرمایا یہ لوگ جو اپنے آپ پہ ظلم نہیں کرتے اور جبر نہیں کرتے اللہ ان کے ساتھ ہے..... واعلموا ان اللہ مع المتقين..... حکومت ان کے ساتھ..... سیاستدان ان کے ساتھ..... انتظامیہ ان کے ساتھ..... اللہ کی مدد و نصرت ہمارے ساتھ..... ان اللہ مع المتقين..... اللہ کی مدد و نصرت متقین کے ساتھ ہے..... متقین کون ہیں؟ اللہ نے فرمایا والذی جاء بالصدیق وصدق به اولئک هم المتقون..... جو سچائی کا پیام لیکر آیا اور جنہوں نے اس کی تصدیق کی اس پر ایمان لائے، اولئک هم المتقون..... یہ متقین ہیں تو رسول اللہ ﷺ سچائی کا پیغام لے کے آئے اور جنہوں نے ان کی تصدیق کی، جو رسول اللہ ﷺ پر ایمان لے آئے وہ کون لوگ تھے۔ صحابہ تھے نہ..... وہ کون تھے؟ صحابہؓ تھے..... جو رسول اللہ ﷺ پر ایمان لے آئے جنہوں نے آپ ﷺ کی تصدیق کی..... وہ صحابہؓ تھے اور ان صحابہؓ کو اللہ نے کہا اولئک هم المتقون..... یہ ہیں متقی..... صحابہؓ متقی ہیں اور رب نے فرمایا ان اللہ مع المتقين..... اللہ متقین کے ساتھ ہے اور متقی کون ہیں؟ صحابہؓ..... تو جب صحابہؓ متقی ہیں۔

اللہ کی مدد کس کے ساتھ ہے؟:

اللہ کی مدد اللہ کی نصرت صحابہؓ کے ساتھ ہے تو پھر دنیا بھر میں جس کو بھی اللہ کی مدد چاہیے اللہ کی معصیت چاہیے اللہ کی نصرت چاہیے وہ اپنی نسبت اور تعلق صحابہؓ سے جوڑ لے..... اس لیے کہ اس وقت اگر اللہ کی مدد صحابہؓ کے ساتھ تھی تو آج غلامان صحابہؓ ساتھ ہوگی۔

اس وقت اللہ کی مدد صحابہؓ کے ساتھ..... آج پاسداران صحابہؓ کے ساتھ
اس وقت اللہ کی مدد صحابہؓ کے ساتھ..... آج خدام صحابہؓ کے ساتھ
اس وقت اللہ کی مدد صحابہؓ کے ساتھ..... آج چوکیداران صحابہؓ کے ساتھ
اس وقت اللہ کی مدد صحابہؓ کے ساتھ..... آج سپاہ صحابہؓ کے ساتھ
میرے دوستو صحابہؓ کے ساتھ نسبت جوڑ لو۔ انشاء اللہ۔
دنیا میں بھی کامیابی، سرفرازی، سر بلندی اور آخرت میں بھی ہمیشہ ہمیشہ کی کامیابی ملے گی۔.....

فروزاں ہے سینوں میں شمع نفس
مگر قلت وقت کہتی ہے بس

و آخر ودعوانا ان الحمد لله رب العلمین.

مُنْعَرَف کی حقیقت

شہید اہل سنت
حضرت علامہ عبدالغفور ندیم شہید

انشاء اللہ جلد منظر عام پر آرہی ہے